بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم

خوارزمی سائنس سوسائٹی کے صدر، نائب صدر، سیکرٹری، معاون سیکرٹری اور مجلس اعلیٰ یعنی ایگزیکٹو کمیٹی کی جانب سے میں سب حاضرین محفل کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

سوسائٹی کے صدر کی حیثیت سے آج یہ قرعہ فال میرے نام نکلا ہے کہ میں اپنی تنظیم کا ایک نہایت مختصر خاکہ اور رواں سال کے دوران اپنی کارکردگی کا ایک مختصر جائزہ پیش کروں۔

خوارزمی سائنس سوسائٹی کا آغاز ہوئے آٹھ سال ہونے کو ہیں۔ 1996 کے اختتام میں اس کے قیام کی اولین تحریک تو یہ احساس تھا کہ ہمارے طلبہ کی شخصیت سازی کا ایک لازمی جُزو اُن میں تحقیق وتخلیق، اعتماد اور کسبِ کمال کی دُھن پیدا کی جائے۔ ظاہر ہے آدم گری کا یہ پہلو ہمارے تعلیمی اداروں کے مزاج کے سراسر خلاف ہے۔ ہمارے بیشتر اُستاد، اکثر کتابیں اور رائج الوقت نصاب، آزاد فکر اور سائنسی تحریک سے نہ صرف عاری بلکہ اس کے دُشمن دکھائی دیتے ہیں۔ 1996 میں ہمارے پیش نظر یہی خیال تھا کہ نصابی کتابوں کے باہر طلبہ کے تسکین علم کی آبیاری کی جائے۔ انہیں گردوپیش رُونما ہونے والے عظیم سائنسی خیالات اور ایجادات سے روشناس کرایا جائے انہیں اوائل عمری ہی میں ملکی اور غیر ملکی سائنسی عمائدین سے متعارف کرایا جائے۔ اُن میں سوال کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اُن میں تحمل، وسیع المشربی اور بالغ نظری پروان چڑھے اور خود انہیں اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کا حوصلہ اور اس سے بڑھ کر موقع یعنی Platform فراہم کیا جائے۔ الغرض اس کے اولین مخاطبین سائنس کے طلبہ تھے۔

الحمد اللہ آج سوسائٹی کے پاس رضا کار عہدہ دیداران اور معاونین کی ایک نہایت پُرولولہ جماعت تیار ہو چکی ہے۔ ان میں ڈاکٹر حسن شاہ، ڈاکٹر اعجاز درانی، ڈاکٹر صبیح انور، انجینئر

شہاب احمد، عمیر عاصم، بابر سعید، انجینئر سعد سلیم، انجینئر فرح فیاض، طیب عمران، انجینئر اعجاز اقبال، قاسم بٹ، جاوید ربانی، سید اسد عباس اور فرخ سرفہرست ہیں۔ آج ہمارا دائرہ عمل ایک تعلیمی ادارے سے بڑھ کر کئی ایک درسگاہوں ، اور اساتذہ اور طلبہ کی جماعت سے نکل کر عوام الناس تک پہنچ گیا ہے۔ آج کا عوامی لیکچر اسی تسبیح کا ایک دانہ ہے اور سائنس کی عوامی ترویج میں ہمارے وعدے کا ایک مظہر ایفا۔

اُن کا جو کام ہے، وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام ''تفکّر'' ہے جہاں تک پہنچے

خوارزمی سائنس کا طُرہ اِمتیاز اس کے لیکچر اور سیمینار ہیں۔ میں نہایت فخر سے اعلان کرتا ہوں کہ آج ہمارا ایک سو اٹھارواں لیکچر ہے۔ ذاتی اعتبار سے مجھے یقین ہے کہ جس باقاعدگی اور محنت سے ہم نے لیکچر، ورکشاپس اور سمپوزیم منعقد کیے ہیں، پاکستان بھر کی کوئی غیر سرکاری تنظیم حتی کہ تعلیمی ادارہ بھی شاید ہمارا مقابلہ نہ کر سکے۔ مثال کے طور پر پچھلے لگ بھگ ایک سال ہم نے جو لیکچر منقعد کیے اُن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

PALMCHIP Technology امریکہ کے جوہر زیدی نے Embedded Systems، زاید یونیورسٹی کے ڈاکٹر عرفان یونس نے Fuzzy Logic & Human Reasoning پر، دو یونیورسٹی امریکہ کے انجینئر حسن رضا نے Nadoscale پر مظہر ٹرانسپورٹ، میسی شوسٹس یونیورسٹی کے ڈاکٹر سلمان حمید نے نوزائیدہ کہکشاؤں، پنجاب یونیورسٹی کے ڈاکٹر طارق عبداللہ نے CHAOS، Comsats کے ڈاکٹر ارشد بھٹی نے Nanotechnology، یونیورسٹی آف Queensland آسٹریلیا کے ڈاکٹر سلمان درانی نے Smart Antenna، پنجاب یونیورسٹی کے ڈاکٹر نواز اور فرح ستار نے

Geographical Information Systems اور پر دو یونیورسٹی امریکہ کے ارسلان امجد نے MRI پر عوامی اور نیم ماہرانہ سطح پر لیکچر دیے۔ اِن متفرق موضوعات سے آپ خوارزمی سائنس سوسائٹی کی ہمہ جہتی کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ یہ سیمینار پنجاب یونیورسٹی کے متفرق شعبہ جات سنٹر فار سالڈ اسٹیٹ فزکس، Comsats لاہور، Comsats اسلام آباد اور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں وقوع پذیر ہوئے۔

سن 2004ء میں ہماری انجمن میں شامل ہونے والے نئے لائف ممبران NUST کے عدنان شفیع، یونیورسٹی آف Southern California کے بلال ظفر، زاید یونیورسٹی دبئی کے ڈاکٹر عرفان یونس، سرحد حکومت وزارت تعلیم کے منظور مسیح اور پنجاب یونیورسٹی کے راحیل عباس ہیں۔ سالانہ ممبران کی وسیع تعداد اِن کے علاوہ ہیں۔

اسی طرح اس سال ہمارے سائبر رسالے میں جو ''تکوین'' سے موسوم ہے، کئی نئے مضامین شامل کیے گئے۔ ان کے مصنفین برونل یونیورسٹی ، برطانیہ کے ڈاکٹر غلام اشرف، انجینئرنگ یونیورسٹی کے سعد سلیم، پریسٹن یونیورسٹی کے وجاہت محمود قاضی اور بائیو کیمسٹری انسٹی ٹیوٹ پنجاب یونیورسٹی کے محمد کامران حیدر ہیں۔

قصہ مختصر جو خواب ہم نے آٹھ سال پہلے دیکھا، اُس کی جزوی تعبیر آج ہمارے سامنے ہے۔ مگر اس کی مکمل تعبیر دیکھنے میں شاید ابھی مزید وقت لگے۔ اسی لیے خوارزمی سائنس سوسائٹی کی نظریں مستقبل پر مرکوز ہیں ۔ گویا ''ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں''۔ اب ہمارا عزم یہ ہے کہ ہماری تنظیم رفتہ رفتہ ایک عوامی اور تعلیمی تحریک کی شکل اختیار کرلے۔ اس مقصد کو پانے کے لیے ہمیں جو انتظامی اور فکری وسائل بروئے کار لانے ہوں گے، اُن کا برملا تذکرہ تو ہم چھ بجے ہونے والی مجلس عامہ یعنی جنرل باڈی کے اجلاس میں کریں گے۔ یہاں کہنا صرف یہ مقصود ہے

کہ ہمارا ماضی ہمارے لیے روشن ضرور ہے مگر ہماری عملی کوشش تو یہی ہونے چاہیے کہ ہمارا مستقبل روشن تر ہو۔ خوب سے خوب تر کی یہ جستجو ہی ہمیں زندہ اور تابناک رکھ سکے گی۔ سوال یہ ہے کہ آئندہ کے سفر میں آپ ہمارے شریک راہ کیسے بنیں گے۔ ہم اپنے ہاتھ آپ کے ہاتھوں میں ڈال کر ایک ساتھ کیسے چلیں گے اور خدا کی عطا کردہ صلاحتیوں سے پوری طرح کیسے مستفیض ہوں گے؟

خوارزمی سائنس سوسائٹی کے لیے نہایت باعث مسرت ہے کہ آج کے عوامی لیکچر کے لیے ہمارے ساتھ ملک کے نامی گرامی بین الاقوامی شہرت کے حامل سائنسدان، محقق، مصنف اور میدان تعلیم وتعلم کے ایک سرگرم کارکن پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی موجود ہیں۔ آپ فرض منصبی کے لحاظ سے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں طبیعات کے پروفیسر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ملک کی کئی فکری تحاریک میں آپ کا کردار اکثر موضوع گفتگو بنتا رہتا ہے۔ ملک کے نوجوانوں کے لیے آپ کا کیریئر اور سائنسی جذبہ قابل مثال ٹھہرتا ہے۔ آج آپ ہمیں بیسویں صدی میں جنم لینے والے چار تہلکہ خیز نظریات کے بارے میں لیکچر دیں گے۔ پرویز صاحب آپ کی تشریف آوری کا بہت شکریہ۔

خوارزمی سائنس سوسائٹی کے لیے یہ بات بھی انتہائی خوشی کی ہے کہ آج کے لیکچر کی صدارت ایک کہنہ مشق استاد، دقیق ماہر طبیعات، ایک نامی گرامی مصنف ڈاکٹر انیس عالم کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم تہہ دل سے آپ کے بھی شکر گزار ہیں۔

ڈاکٹر ہود بھائی کو اُن کی ذمہ داری سونپنے سے پہلے میں خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا چند حضرات کا جنہوں نے پچھلے ایک سال میں ہر قدم پر خوارزمی سائنس سوسائٹی کی مدد کی ان میں خصوصی تذکرہ شامل ہے: انسٹیٹیوٹ آف بائیوکیمسٹری اینڈ بائیوٹیکنالوجی کے پروفیسر ڈاکٹر

ڈاکٹر وحید اختر، ڈاکٹر ندیم نوازش، سکول آف بائیولوجی کے ڈاکٹر محمد اختر اور یقیناً ڈاکٹر انیس عالم کا جنہوں نے نہایت سخاوت سے ہمیں علی انسٹی ٹیوٹ کے استعمال کی اجازت دی ۔دیگر احباب جنہوں نے اس تقریب کی ممکن بنایا اُن میں سالڈ سٹیٹ فزکس کے شاہد رامے، کوثر جاوید خان، نجمہ عرفان اور مہوش صدیقی کے نام قابل ذکر ہیں ۔

اب میں آپ اور ڈاکٹر ہود بھائی کے درمیان مزید حائل نہیں ہونا چاہتا ۔آپ کی توجہ کا شکریہ۔

پروفیسر ڈاکٹر سعادت انور صدیقی

صدر

خوارزمی سائنس سوسائٹی